اس کی آبیاری کا بوجھ بوڑھے اور جھکے ہوئے کندھوں پر نہیں بلکہ جوان اور طاقت ور شانوں پر ہو گا۔ اب۔۔۔۔اب کبھی کوئی زبیدہ اسکو کاٹنے کی خواہش نہیں کرے گی۔ اب ماضی اور حال کے فاصلے کبھی حد سے نہیں بڑھیں گے۔ میرا انگ انگ خوشی سے معمور ہے اور تاروں بھرا آسماں میری خوشیوں میں شریک۔ میں نے ایسا آسماں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

نعت

لالہ صحرائی

سجا ہے سامنے روئے محمد
مری نعتیں ہیں خوشبوئے محمد

قیامت کی فضائیں ضوفشاں ہیں
ہے میرے روبرو روئے محمد

رواں ہے سوئے جاں اک سیلِ نکہت
ہُوا ہے جاں کا رخ سوئے محمد

کوئی تو خواب ہو، خوابِ مبارک
میں دیکھوں خواب میں روئے محمد

جو بوئے خُلد آتی ہے حرم سے
یہی ہے اصل میں بوئے محمد

نگہ کا، جذبِ دل کا، اور جاں کا
چلا ہے کارواں سوئے محمد

ملائک اور بشر، سب اس کے خواہاں
کہ پیارا ہے بہت کوئے محمد